جناب فضہؑ

مقدمہ

باسمہ سبانہ وبہ نستعین

وصلی اللہ علی محمد والہ

حضرت فاطمۃ ازہراؑ! کی کنیز۔بادشاہ حبشہ کی شہزادی

جناب فضہ ! متکلمہ بالقرآن!

از: مراد علی جعفری

یوم عاشور میدان کربلا میں موجود تھیں اور مخدرات عصمت کے ساتھ دربار کوفہ وشام میں بھی! جناب فضہ ! کنیز حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؑ! جناب فضہ آل محمدؑ کی مخلص اور باوفا خادمہ تھی ہمارا اسلام ہو۔جناب فضہ پر!

علامہ ملا محمد باقر مجلسی نے اپنی تالیف بحار الانوار کی جلد۹ کے صفحہ ۵۷۵ پر اختصاص سے روایت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

:جناب فضہ بادشاہ حبشہ کی بیٹی تھیں۔اور جناب فضہ خاندان اہل بیتؑ کی گرانقدر کنیزوں میں سے تھیں۔جس نے پنجتن پاکؑ کی خدمت گزاری سے کبھی کوتاہی نہیں کی۔عبادت الہی کا پورا اہتمام تھا۔

خاتون عصمت، بانوے عفت، مخدومہ عالم، فخر مریم۔مریم کبریٰ۔سیدۃ عالم۔خاتون جنت۔صدیقہ طاہرہ۔عصمت کبریٰ، نور کی شہزادی۔صدیقہ کبریٰ۔حورار الانسیہ۔فاضلہ الزکیہ۔الراضیۃ المرضیتہ۔المحدث العلمیہ صدیقہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی خدمت گزاری کے لیے کمربہتب رہتی تھیں۔آپ سیرت مطہرہ کی مالک تھیں

سرکار ختمی مرتبت، رسالت مآبؐ کی خدمت گرامی میں کچھ قیدی آئے۔حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے التماس کی اور حضرت خاتون عصمت فاطمہ زہراؑ نے بھی عرض حال کیا تو حضور اقدس نے تسبیح فاطمہؑ تلقین فرمائی۔غزوہ خندق کے

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

بعد آنحضرتؐ نے ایک کنیز فضہ نامی جناب فاطمہ زہراؑ کو عطا فرمائی۔ سیدۃ عالمیہؑ، فضہ کے ساتھ ایک کنیز کا (رہنمایان اسلام، تالیف سید العلمار علی نقی رحمہ اللہ) ورقہ کا کہنا ہے کہ:

'جب میں طواف کر رہا تھا ایک خاتون کو دیکھا۔ خوش شکل، ملیح شیریں عبادت دل کن مضمون فیصح کلام، حضور الٰہی میں مناجات کر رہی تھیں میں آگے بڑھا کہا کہ اے کنیز! گمان کرتا ہوں کہ اہلبیتؑ کے خادموں میں سے ہو گی۔

اسی نے جواب میں کہا کہ:

بے شک!

میں نے کہا کہ: اپنا تعارف کراوٗ!

جواب دیا: میں فضہؓ، کنیز فاطمۃ الزہراؑ بنت محمد مصطفیؐ ہوں!

میں نے کہا کہ: مرحبا داھلاً وسہلاً۔ میں التماس کرتا ہوں کہ طواف سے فارغ ہونے کے بعد گندمر وشاں کے بازار میں توقف کرنا کہ میں ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تمھیں جزائے خیر دے۔

ورقہ طواف کے بعد وہاں گیا۔ دیکھا کہ فضہؓ ایک گوشہ میں بیٹھی ہیں۔ میں نے کہا کہ۔

فضہ! مجھے جناب سیدۃ عالمیہؑ کے حالات، ان کے پدر گرامی کے وصال اور بی بی فاطمۃ زہراؑ کی وفات کے زمانے کے حالات بتلائیے۔

جناب فضہؒ نے جب یہ سنا تو آنکھوں سے سیلاب اشک بہا آہ وزاری بلند ہو گئی۔ کہا کہ:

اے ورقہ بن عبد اشد! تو نے میرے زخمی دل کو ٹھیس پہنچائی۔ وہ درد جو قلب نہاں میں پنہاں و مخفی تھا آشکار کیا۔

جناب فضہ نے تمام حال بیان کیا!

مخدرۂ معظمہ جناب فاطمۃ الزہراؑ کے بعد جناب فضہؒ آل طہ ویٰسین کی خدمت گزاری میں مصروف رہیں۔ امیر المومنین جناب علی ابن ابی طالبؑ کے فرمان کی تعمیل میں دوبارہ تزویج کی۔ ایک مرتبہ ابو شملبہ حبشی سے۔ ایک فرزند ہوا۔ اس کی ولادت کے بعد ابو شملبہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد سلیک غطفان سے تزویج کی اسی دوران ابو شملبہ کے بیٹے کا انتقال ہو گیا۔

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

ابوالقاسم قشیری نے نقل کیا ہے کہ: ایک شخص نے بیان کیا کہ: ایک دن میں بیابان میں قافلہ سے پیچھے رہ گیا تھا ایک خاتون کو بیابان میں دیکھا۔ دریافت کیا: تم کون ہو؟

جواب میں کہا: وقل سلم فسوف یعلمون (پ ۲۵، سورالزخرف ۴۳، آیت ۸۹)

میں نے سلام کیا اور سوال کیا کہ: اس بیابان میں کیا کر رہی ہو؟

جواب تھا: و من یھد اللہ فما لہ من مضل (پ ۲۴، سورۃ الزمر، آیت ۳۷)

میں نے سوال کیا کہ: انسانوں سے تعلق ہے یا جنوں سے؟

جواب میں کیا گیا: یبنی ادم خذوا ذینتکم عند کل مسجد (پ ۸، سورۃ الاعرف ۷، آیت ۳۱)

دریافت کیا: ---------------

کہاں سے آئی ہو------؟

جواب تھا کہ: ینادون من مکان بعیدہ (پ ۲۴، حمالسجدۃ ۴۱، آیت ۴۴)

سوال کیا کہ:

کہاں کا ارادہ ہے----؟

جواب میں کہا کہ: واللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا (پ ۴، آل عمران ۳، آیت ۹۷)

پوچھا: ------------

کتنے دن ہوئے گھر سے چلے ہوئے-------؟

جواب تھا: ولقد خلقنا السموت والارض وما بینھما فی ستۃ الیام (پ ۲۶، ق ۵۰، آیت ۳۸)

سوال کیا: --------------

کچھ غذا و طعام کی ضرورت ہے----؟

جواب تھا: وما جعلنھم جسد الایا کلون الطعام (پ ۱۷، الانبیا ۲۱، آیت ۸)

جو کچھ بھی میرے پاس تھا تناول کیا۔ میں نے کہا: راستہ جلد طے کرنا چاہیے---!

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

جواب میں کہا کہ: لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا (پ۳، البقرۃ۲، آیت ۲۸۶)

میں نے کہا: میرے ساتھ سوار ہو جاؤ۔۔۔!

جواب میں فرمایا: لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا۔ (پ۱۷، الانبیا۲۱، آیت ۲۲)

میں پیادہ ہو گیا، خاتون کو سوار کیا۔ فرمایا: سبحن الذی سخد لنا ھذا (پ۲۵، الزخرف ۴۳، آیت ۱۳)

جب میں قافلہ سے ملحق ہو گیا تو دریافت کیا کہ: یہاں پر کوئی تمہارا واقف ہے۔۔۔؟

جواب میں کہا کہ: یداود انا جعلنل خلیفۃ فی الارض (پ۲۳، ص۳۸، آیت ۲۶)

وما محمد الا رسول (پ۴، آل عمران ۳، آیت ۱۴۴)

یحیی خذ الکتب بقوۃ (پ۱۶، مریم۱۹، آیت ۱۲)

یموسی انی انا اللہ رب العلمین (پ۲۰، القصص۲۸، آیت ۳۰)

اس کی بعد میں قافلہ میں آیا۔ ان ناموں سے پکارا، چار جوان آئے جو اس خاتون کی طرف متوجہ تھے میں نے سوال کیا: یہ کون ہیں؟

جواب میں فرمایا کہ: المال و البنون زین ۃ الحیاۃ الدنیا (پ۱۵، الکھف۱۸، آیت ۴۶)

خاتون ان جوانوں سے مخاطب ہوئیں اور فرمایا: یا ابت الستاجرہ ان خیر من استاجرت القوی الامین (پ۲۰، القصص۲۸، آیت ۲۶)

ان جوانوں نے مجھے اس کا صلہ دیا، احسان کیا۔ خاتون نے فرمایا کہ: و اللہ یضعف لمن یشاء (پ۳، البقرہ۲، آیت ۲۶۱)

جوانوں نے صلہ میں اضافہ کیا۔ پھر جوانوں سے میں نے پوچھا کہ: یہ خاتون کون ہیں؟

انھوں نے جناب فضہ کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ: یہ جناب فضہ، جناب فاطمۃ الزہراؑ کی کنیز ہیں بیس سال کا عرصہ ہوا قرآن مقدس ہی سے تکلم کرتی ہیں۔ اسی لیے جناب فضہ کو۔ متکلمہ بالقران کہتے ہیں۔

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ: جب جناب فضہؑ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی فقر و تنگدستی دیکھی تو بہت متاسف ہوئیں۔ ان کے پاس کوئی کیمیا تھا جو تانبے کو سونے میں تبدیل کر دیتا تھا۔ انھوں نے کچھ تانبا لیا اور اسے سونا بنا کر مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ آقا کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا!

امام عالی مقام حضرت علیؑ نے آپ سے ارشاد فرمایا کہ: اگر اس کیمیائی جست کو پگھلاتیں تو اس کا رنگ بھی اچھا ہوتا اور قمیت بھی زیادہ ہوتی۔

جناب فضہؑ نے عرض خدمت کیا کہ: آقا! کیا آپ اس علم سے بہرہ ور ہیں؟

امام علیؑ نے ارشاد فرمایا کہ میرا فرزند حسینؑ بھی جانتا ہے!

اس کی بعد حجتہ اللہ المبالغہ والنعمتہ السابغہ غالب علی کل غالب، اسد الالب حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے جناب فضہؑ کو ایک طرف دیکھنے کا حکم دیا۔

فضّہ نے یہ منظر دیکھا کہ سونے کا گردن شتر کے برابر ایک ٹکڑا پڑا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ: فضّہ! اس طلا کو بھی وہاں رکھ دو۔

جناب فضّہ بے خود ہوئیں آپ کے ذاتی غنا پر حیرت ہوئی امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ے دنیا کی بے ثباتی کا ذکر فرمایا۔ عقبیٰ کا حال سنایا۔ جناب فضہ حق میں ہوئیں۔ اس کے بعد جناب فضّہ نے صبر و رضا و اطاعت و زھد کو اپنا شعار بنا لیا۔ گرسنتی میں اپنے آقاوںؑ کا پورا ساتھ دیا یتیم و مسکین و اسیر کو جناب فضّہ نے اپنا حصّہ کھلایا۔

امیر المومنینؑ نے بارگاہ ایزدی میں دعا کی: اللھم بارک النافی فضتنا۔

یعنی! اے اللہ فضّہ کو ہمارے لئے باعث برکت بنا۔

جب اہل بیتؑ ت رسول اللہؐ گرسنہ ہوئے تو جناب فضّہ بھی گرسنہ ہوئیں!

جب اہل بیتؑ رسول اللہؐ تشنہ ہوئے تو جناب فضّہ بھی تشنہ ہوئیں!

جب اہل بیتؑ رسول اللہؐ روزہ رکھتے تو جناب فضہ بھی روزہ رکتیں!

جب اہل بیتؑ رسول اللہؐ افطار کرتے تو جناب فضہ بھی افطار کرتیں!

جب اہل بیتؑ رسول اللہؐ رسول اللہؐ کے واصل بحق ہونے سے سوگوار تھے تو جناب فضّہ بھی سوگوار اتھیں!

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

جب جناب فاطمۃ الزہراؑ دربار حاکم میں پیش ہوئیں تو جناب فضّہ بھی ساتھ پیش ہوئیں!

جب حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ گوشہ نشین ہوئے تو جناب فضّہ بھی گوشہ نشین تھیں!

جب رسول اللہؐ کی اکلوتی صاحبزادی شہید ہوئیں تو جناب فضّہ اہل بیتؑ رسول اللہؐ کے ساتھ سوگوار ہوئیں۔

جب امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ شہید ہوئے تو جناب فضّہ بھی اہل بیتؑ رسول اللہؐ کے ساتھ کوفہ میں سوگوار تھیں!

جب امام حسنؑ مدینہ میں شہید ہوئے تہ جناب فضّہ بھی اہل بیتؑ رسول اللہؐ کے ساتھ مدینہ میں سوگوار تھیں! جب امام حسینؑ نے مدینہ سے مکہ ہجرت فرمائی تو جناب فضّہ بھی ہمراہ تھیں!

جب امام حسینؑ مکّہ سے جانب کوفہ روانہ ہوئے تو جناب فضّہ ساتھ تھیں!

جب امام حسینؑ وارد کرب وبلا ہوئے تو جناب فضّہ ساتھ تھیں!

جب لشکر یزید نے سات (۷) محرم الحرام کو اہل بیتؑ پر پانی بند کر دیا تو جناب فضّہ بھی اہل بیتؑ رسول اللہؐ کے ساتھ تشنہ رہیں۔

جب بروز جمعہ ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ فرزند رسول اللہؐ کو شہید کیا گیا تو جناب فضّہ یوم عاشور کربلا میں موجود تھیں!

جب امام زین العابدینؑ اور مخدرات عمت وطہارت اہل بیتؑ رسول اللہؐ کو بے کجاوہ اونٹوں پر کربلا سے کوفہ لایا گیا تو جناب فضّہ ساتھ ساتھ تھیں!

جب اہل بیتؑ رسول اللہؐ کی کوفہ سے دمشق، ترک ودیلم کے قیدیوں کی طرح لایا گیا اور یزید ملعون کے بھرے ہوئے دربار میں پیش کیا گیا تو جناب فضّہ ساتھ ساتھ رہیں!

غرض یہ کہ جناب فضّہ اہل بیتؑ رسول اللہؐ کے ساتھ ہر مصیبت وبلا میں شریک وسہیم تھیں۔ یہاں تک کہ جیسا عرض کیا گیا یوم عاشور میدان کربلا میں بھی موجود تھیں اور مخدرات عصمت کے ساتھ دربار کوفہ وشام میں بھی رہیں!

ابو القاسم قشیری اور دیگر مورخین اس امر پر متفق ہیں کہ جناب فضّہ کو ایک مدت جناب السیدہ فاطمۃ الزہراؑ کی کنیزی کا شرف حاصل رہا۔ جس کی وجہ سے اسلام کے حقائق ومعارف اور تعلیمات جناب فضّہ کی رگ رگ میں سرایت کر گئی

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

تھیں جس کے منطقی نتیجہ میں آپ اسلام مجسم کی کی ایک لڑی بن گیئں آپ زہد و تقویٰ، اتمان کامل اور یقین واثق کی زندہ تصویر تھیں، جیسا کہ نوادر سہیلی میں عبد اللہ بن مبارک سے روایت ہے کہ:

جب وہ بقصد زیارت خانہ کعبہ اور روضہ رسول اللہؐ روانہ ہوا تو ایک بیابان میں ایک بی بی سر سے پاؤں تک سیاہ لبادہ میں ملبوس نظر آیئں۔ خاتون سے استفسار کرنے پر زبان سے قرآن مقدس کے الفاظ اور آیات کی تلاوت سنی۔ مزید استفسار پر معلوم ہوا کہ وہ جناب فضّہ کنیز جناب فاطمۃ الزہراؑ ہیں۔

جناب فضّہ جناب ثانی الزہرا زنیبؑ عالیہ کے ہمراہ وارد کربلا ہویئں اور اہل بیتؑ رسول اللہؐ کی تمام مصبتوعں میں شریک رہیں۔

ایک اور واقع گفتنی ہے اور وہ یہ کہ رسول اللہؐ نے اپنے مرض الموت میں جناب فضّہ کو طلب فرمایا۔ چنانچہ یہ خاتون حاضر خدمت ہوئیں سرکر دعالمؐ نے ارشاد فرمایا کہ: جو آرزو دل میں ہو بیان کرو!

لہذا جناب فضّہ نے دست بستہ عرض خدمت اقدس کیا کہ دعا فرمایئے کہ میری عمر اس قدر طولانی ہو جائے کہ میں واقعہ کربلا تک زندہ رہوں اور آپؐ کے اہل بیتؑ کے ساتھ ہر مصیبت و بلا میں شریک و سہیم رہوں!

رسول اللہؐ نے جناب فضّہ کے حق میں دعا فرمائی جس کے نیتجہ میں یوم عاشور میدان کربلا میں بھی موجود تھیں اور مخدرات عصمت وطہارت کے ساتھ دربار کوفہ شام میں بھی رہیں

جناب فضّہ حبشی نسل سے تھیں۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ نوبیہ کے نام سے مشہور تھیں۔ رسول اللہؐ نے آپ کا نام فضّہ رکھا۔ فضّہ عربی زبان کا لفظ ہے یہ قواعد میں اسم جبس نکرہ ہے۔ قرآن مقدس لفظ فضّہ دو جگہ استعمال ہوا ہے

۱۔ لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتھم سقفا من فضۃ و معارج علیھا یظھرون (سورہ الزخرف آیت ۳۳)

۲۔ عالیھم ثیاب سندس خضر و استبرق و حلوا اساور من فضۃ و سقاھم ربھم شرابا طھورا (سورہ الدہر آیت ۲۱)

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

دونوں مقام پر فضّہ کے معنی چاندی کے ہیں۔ یہ ایک مفید دھات ہوتی ہے جس سے زیورات بنائے جاتے ہیں۔ جناب فضّہ دراز قد تھیں آپ کے جسم کا رنگ مہکتا ہوا خوشبو دار گندمی تھا۔ آپ کی آنکھیں بڑی تھیں اور جسم کے تمام حصے اپنے انداز سے ایک دوسرے کے مناسب تھے چہرہ پر جلال نظر آتا تھا۔ مختصر یہ کہ اعضائے جسم مناسب تھے!

جناب فضّہ کا سن مبارک!

جیسا کہ اوپر عرض خدمت کیا گیا کہ رسول اللہؐ نے جنگ خیبر کے بعد ایک کنیز فضّہ نامی جناب فاطمۃ الزہراؑ کو عطا فرمائی۔ (رہنمائے اسلام)

جنگ خیبر سہ ہجری میں واقعہ ہوئی اس طرح ۷ سنہ سے ۱۱ ہجری تک جناب فضّہ سیدہ عالمیہؑ کی خدمت میں رہیں۔ اس کے بعد سنہ ۴۰ھ تک حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے زیر کفالت رہیں۔ سنہ ۴۰ھ سے سنہ ۵۰ھ تک حضرت امام حسنؑ کی خدمت میں رہیں اور سنہ ۵۰ھ سے ۶۱ھ تک امام عالی مقام حضرت امام حسینؑ کی خدمت میں زندگی بسر ہوئی۔

اس کے بعد جناب فضّہ بائیس یا تیئیس سال مدینہ چھوڑنے کے بعد زندہ رہیں۔ اگر سنہ ۶۴ھ مین مدینہ چھوڑا تو سنہ ۸۶ھ یا سنہ ۸۷ھ تک بقید حیات رہیں۔ اپنی مخدومہ سے بہتر یا تہتر سال اس دنیا میں جدا رہ کر دار جاودانی کو روانہ ہو گیئں۔ اور دنیائے اسلام کی عورتوں کے لیے اپنے طرز زندگی سے وہ کمال انسانیت کی منزل پر پہنچنے کا سبق عطا کر گئیں۔

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

گل خوشبوی در حمام روزی
رسید از دست محبوبی بدستم
باو گفتم که مشکی یا عبیری
که بوی دلاویز تو مستم
بگفتا من گل ناچیز بودم
ولیکن مدتی با گل نشستم
کمال هم نشین بر من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

----

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

حضرت فاطمہؑ اور فضّہؓ

ملفوظات خواجہ بندہ نواز گیسو دراز جو کہ نفیس اکیڈمی کراچی نے جوامع الکلام کے نام سے شائع کی ہے اس کتاب میں حضرت فاطمہؑ اور آپؑ کی کنیز جناب فضّہ کی کرامت کا واقعہ اس طرح درج کیا ہے۔ حضرت مخدومؒ بیان کرتے ہیں کہ: ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت علیؑ کے گھر میں کئی روز سے فاقہ تھا۔ جناب امیر المومنینؑ کی لونڈی فضّہؓ نے خاتون بنت حضرت فاطمہؑ سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو میں کچھ لکڑیاں اور گھاس لے آؤں تا کہ گھر کا کچھ کام چلے؟ اجازت ملنے پر وہ گھر سے باہر گئی۔ لکڑیوں کے ساتھ کچھ گھاس اور گل خیری بھی لیتی آئی۔ مٹی سے ایک بوتہ بنایا اور اس بوتہ میں اپنا کنگن جو جنت کا تھا ڈال دیا اور آگ پر گرم کرکے کوٹا اور اس میں لائی سوئی گھاس کا عرق ٹپکایا اور بوتہ کا منھ بند کرکے مہر کر دیا اور اس بوتہ کو ایک پہر آگ میں ڈال دیا۔ جب آگ ٹھنڈی ہو گئی تو بوتہ کو نکال کر توڑا کنگن کے برابر چاندی اس میں موجود تھی۔ اس چاندی کو حضرت فاطمہؑ زہرا کے پاس لے گئیں۔ آپؑ نے پوچھا: فضّہؓ یہ کیا لائی ہو؟

فضّہ نے عرض کیا: میں نے یہ عمل جاہلیت کے زمانے میں سیکھا تھا آج میں نے گھر میں تنگدستی دیکھی تو خیال آیا کہ میرا یہ علم کس دن کام آئے گا جو آج کام نہ آیا۔

حضرت فاطمہؑ زہرا نے فرمایا: اس کو خوردہ کرا کر لاؤ۔

جب وہ کے کر آئیں تو آپؑ نے فضّہؓ ذریعہ سب کو غریبوں میں تقسیم کرا دیا اور اپنے گھر کے لیے ایک پیسہ بھی نہ رکھا۔ فضّہؓ یہ دیکھ کر حیران ہو گئیں۔ پھر دوسرے دن حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: فضّہؓ! آج پھر لکڑی اور گھاس وغیرہ لے کر آؤ، اور فلاں مقام پر ایک گھاس ہے جو اس شکل کا ہے اور اس کی پتیاں اس طرح کی ہیں انھیں لے آؤ اور جس طرح کل بوتہ بنایا تھا اسی طرح بناؤ اور آگ جلاؤ۔

فضّہؓ نے ایسا ہی کیا۔ آپؑ نے حضرت امیر المومنینؑ کا نیزہ لے کر لکڑی اس میں سے نکال دی، اور اس نیزے کے مجمل کو آگ میں ڈال دیا یہاں تک کہ اس کی کثافت اور زنگ زائل ہو گیا۔ اس کے بعد اس کو بوتہ میں رکھ کر اس گھاس کا عرق پڑکانے کے لیے کہا۔ ایسا کرنے پر ایک گھنٹہ کے بعد وہ نیزہ خالص سونا ہو گیا۔ پھر اس کو خوردہ کرا کر سب کا سب

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

غریبوں میں تو تقسیم کر دیا۔ اور اپنے لیے ایک پیسہ بھی نہیں رکھا۔ فضّہؓ نے عرض کی: اے رسولؐ! جب اللہ نے آپؑ کو یہ علم عطا فرمایا ہے تو پھر تھوڑا اس کو مصرف میں کیوں نہیں لیتیں کہ تنگدستی باقی نہ رہے؟

حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: اگر میں یہ عمل کروں تو جو عرش سے نعتیں اور عطیات مجھ کو ملتے ہیں وہ نہ ملیں گے۔

☆ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت مخدوم نے فرمایا کہ: یہ عمل تو صحیح ہے لیکن اس سے دل تاریک ہو جاتا ہے۔ ☆

ابتدائیہ

جناب فاطمہ زہراؑ کی غلام نوازی

جناب سیدہ جو بقول رسولؐ جزو رسالت ہیں اور جن کے بارے میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا کوئی کفو نہ ہوتا۔ جناب فاطمہؑ علیؑ کے گھر آ گئیں اور اب نئے انداز سے ہدایت شروع ہو گئی۔ بحر عن کا اجتماع تھا وُاس انداز سے ہدایت ہو رہی تھی کہ مردوں کی ہدایت باہر ہوتی رہی اور عورتوں کی ہدایت اندر ہوتی رہی۔ باہر کی ہدایت سے سلمان و قنبر تیار ہوئے اور اندر کی ہدایت سے فضہ تیار ہوئیں۔ ادھر سلمان اتنے تیار ہوئے کہ رسولؐ نے منا اہل البیت کہا۔ ابوذر ایسے تیار ہوئے کہ اصدق الناس کہلائے، اور قنبر ایسے تیار ہوئے علیؑ نے پیار سے بتیا کہہ دیا۔ مگر فضّہ کی تیاری عجب شان کی تھی گویا بحرین کے منہ سے موتی نکل رہے تھے۔ فضہ اس طرح تیار ہوئیں کہ ایک دن رسولؐ دریافت کرتے ہیں فضہ! کہو، کیا حال ہے؟ فضہ نے عرض کی حضور! میرا حال تو یہ ہے کہ مجھ سے بہتر کسی کا حال ہے ہی نہیں۔ رسولؐ نے پوچھا فضہ کیا بہتری دیکھی تو نے۔ عرض کی حضورؐ اس سے بہتر بھی کوئی بات ہو سکتی ہے کہ فاطمہؑ مجھے بہن کہتی ہیں اور میری خوشی میرے دل سے پوچھیے جب میں صبح سو کر اٹھتی ہوں تو حسینؑ اماں کہہ کر سلام کرتے ہیں، زینبؑ مجھے ہاں کہہ کر سلام کرتی ہے، اس سے زیادہ مجھے کیا عرت چاہیے۔

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

در حقیقت غلامی کا صحیح مفہوم جو اسلام نے پیش کیا ہے وہ سیدہؑ کے گھر سے دستیاب ہوتا ہے۔ اگر فضہ سے پوچھا جائے کہ تمہاری شہزادیؑ کا تمہارے ساتھ کیا برتاؤ ہے؟ تو اس گھر کی کنیز یہ جواب دے گی کہ ایک دن گھر کا کام میں کرتی ہوں اور ایک دن ملکہ خانہ کرتی ہیں۔

اس کے معنی یہ ہیں کہ حقیقتہ غلامی غلامی نہ تھی وہ لوگ افراد خانہ میں شامل کر لیے جاتے تھے۔

جناب فضہ جنگ خیبر کے بعد آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آنحضرت نے آپ کو اپنی بیٹی فاطمہ زہراؑ کو عطا فرمایا مگر اس کے ساتھ ہی یہ تاکید کر دی کہ ایک دن فضہ سے کام لینا اور دوسرے دن خود کرنا، اور دکھ درد میں اس سے پوری ہمدردی کا برتاؤ کرنا۔ دختر رسولؐ نے پوری زندگی اس نصیحت پر عمل کیا اور فضہ اور اپنے درمیان کام کرنے کے دن مقرر کر لیے۔ ایک دفعہ سرور کائنات جانہ سیدہ میں تشریف لے آئے دیکھا سیدہ گود میں بچے کو لیے چکی پیں رہی ہیں، فرمایا بیٹی ایک کام فضہ کے حوالے کر دو، عرض کی بابا جان! آج فضہ کی باری کا دن نہیں ہے۔ (مناقب ص ۶۴) ابن حجر عسقلانی نے اصابہ فی تمیز الصحابہ جلد ۸ میں لکھا ہے کہ کانت شاطرۃ الخدمۃ (جناب فضہ جلد جلد کام کرتی تھیں) پھر بھی خاتون جنتؑ نے تمام کام کا بار فضہ پر نہیں ڈالا بلکہ باری مقرر کر دی تھی۔ ایک دن فضہ اور دوسرے دن خود مرسل اعظمؐ کی بیٹی کام کرتی تھی۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ اگر دو کام ہوتے تھے تو اس میں فضہ کو اختیار ہوتا تھا۔ ایک دن آپ نے فرمایا فضہ یا تو تم آٹا خمیر کر لو میں روٹی پکا لوں یا میں آٹا گوندھ لوں تم روٹی پکا لو۔ فضہ نے عرض کی بی بی میں آٹا بھی گوندھ لوں گی اور چولھا بھی سلگا دوں گی۔

آپ روٹی پکا لیجیے۔ یہ کہہ کر جناب فضہ ایندھن کا انتظام کرنے لگیں لیکن لکڑیوں کا بوجھ اٹھ نہ سکا تو آپ نے وہ دعا پڑھنی شروع کی جو خود آنحضرتؐ نے آپ کو تعلیم فرمائی تھی۔ تاثیر دعا سے ایک اعرابی ظاہر ہوا جو قبیلہ ازد کا معلوم ہوتا تھا، وہ باب فاطمہؑ تک لکڑیاں پہنچا گیا۔

زمانہ حیات جناب فاطمہؑ میں فضہ کے علاوہ کسی اور لونڈی کا نام نہیں آتا۔ لہٰذا اہم اصول تاریخ نویسی کو مد نظر رکھ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ فضہ کے علاوہ اور بھی کوئی کنیز جناب فاطمہؑ کے پاس تھی۔ حضرت فضہ فتح خیبر کے بعد آئی ہیں اور جناب رسول خداؐ نے یہ حکم دیا تھا کہ ایک دن گھر کا کام فضہ کیا کرے اور ایک دن جناب فاطمہؑ۔ غلامی میں یہ عدل تھا۔

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

جناب فضہؓ

آپ کا نام و نسب

آپ کا نام میمونہ تھا۔ حضرت رسول خداؐ نے ان کا نام فضہ رکھا۔ فضہ کے معنی چاندی کے ہیں گو یا رسول خداؐ نے ان کے سیاہ فام ہونے کے باوجود انھیں چاندی بنادیا اور روشن ضمیر کر دیا۔ علامہ شیخ جعفر بن محمد جع۔۔نزاری لکھتے ہیں:
ھی کانت بنت ملک من ملوک الحبشۃ وہ حبشہ کے بادشاہوں میں ایک بادشاہ کی لڑکی تھیں۔

(انوار العلویہ ص ۱۔۴ طبع نجف اشرف)

علامہ رجب علی برسی نے کتاب مشارق الانوار میں انہیں ہندوستان کے ایک بادشاہ کی لڑکی لکھا ہے (رسالہ ص ۴ طبع لاہور) لیکن یہ میرے نزدیک درست نہیں ہے۔) ماخوذ از چودہ ستارے نجم الحسن کراروی) بعض مورخین کا خیال ہے کہ آپ قبیلہ نوبہ سے تھیں اس لیے حبشی نوبیہ مشہور ہیں۔ افسوس ہے کہ آپ کی ولادت کے حالات نہ مل سکے۔

آپ کا وطن

جناب فضہ کے وطن کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ کا وطن ہندوستان تھا مگر قول مشہور یہ ہے کہ آپ حبشہ براعظم افریقہ کا ایک ملک ہے کی رہنے والی تھیں۔ براعظم افریقہ کا انبیار وائمہ اور اسلام سے بہت گہرا تعلق ہے۔ حضرت یوسفؑ اور حضرت موسیٰؑ جیسے بڑے پیغمبروں نے اپنی زندگی کا بڑا افریقہ ہی میں بسر کیا ہے۔ ہمارے نبیؐ کی جدہ عالیہ حضرت ہاجرہ افریقہ کے ملک مصر کی شہزادی تھیں۔
جب ہمارے نبی کریم محمد مصطفیؐ نے مکہ میں اسلام کی تبلیغ شروع کی تو کافروں نے آپ کو اور آپ کے ماننے والے مسلمانوں کو ستانا شروع کیا، آپ نے یہ دیکھ کر بعض مسلمانوں کو جناب جعفر طیار کے ساتھ حبش (افریقہ) بھیج دیا۔ وہاں کے بادشاہ نے ان مظلوم مسلمانوں کو پناہ دی اور دشمن کی ریشہ دوانیوں کو مسترد کیا جو مکہ سے جا کر شاہ حبش کو

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

مسلمانوں سے ہدظن کرنا چاہتے تھے۔ رسولؐ کی ایک زوجہ ماریہ قبطیہ افریقہ کی رہنے والی تھیں۔ آپ افریقہ کے مشہور قبیلہ نوبیہ سے تھیں اور رسول خداؐ کو گود میں کھلانے والی ام ایمن (برکہ) افریقہ ہی کی رہنے والی تھیں۔ ان کے ایک بیٹے ایمن جنگ خیبر میں شہید ہوئے۔ ان کے دوسرے بیٹے اسامہ بن زید تھے جن کو رسولؐ نے اپنی زندگی میں ایک ایسے لشکر کا سپہ سالار بنادیا تھا جس میں بڑے بڑے صحابی شامل تھے۔ اور آپ کے ایک خاص صحابی اور موذن حضرت ملال بھی افریقہ کے باشندے تھے۔ بلال اسلام کے پہلے موذن تھے۔ اور جون حبشی جن کو نواسۂ رسولؐ حضرت امام حسینؑ کی معیت میں شہادت کا شرف حاصل ہوا ان کا وطن بھی افریقہ ہی تھا۔ (ان سب کا تذکرہ کتاب ہذا کے پچھلے صفحات میں مفصل ہو چکا ہے مولف)

آج بھی افریقہ میں کروڑوں مسلمان آباد ہیں۔ شمالی افریقہ میں مصر، سوڈان، طرابلس، تیونس، الجزائر اور مراکش خاص اسلامی ملک ہیں۔ مغربی افریقہ میں گنی اور نائجیریا میں مسلمانوں کی حکومت ہے۔ مشرقی افریقہ میں صومالیہ اور زنجبار میں مسلمانوں کی حکومتیں قائم ہیں۔ مشرقی افریقہ کے ممالک تنزانیہ، کینیا اور یوگنڈا میں کافی شیعہ عشری آباد ہیں۔ شمالی افریقہ کا سب سے اہم ملک مصر ہے۔ آج سے ہزاروں سال پہلے مصر کے بادشاہوں کو فرعون کہتے تھے۔ حضرت موسیٰؑ نے ایک فرعون ہی کے گھر میں پرورش پائی تھی۔ مصر کی راجدھانی قاہرہ ہے۔ یہ اسلامی دنیا کا بہت بڑا شہر ہے۔ یہاں کی سب سے پرانی یونیورسٹی الازہر موجود ہے جو ایک ہزار سال سے علم کا گھوارہ بنی ہوئی ہے۔ قاہرہ میں راس الحسینؑ نام کی ایک عمارت ہے جہاں ہزاروں مصری جمع ہو کر امام حسینؑ سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ مصر کے جنوب میں سوڈان ہے۔ یہ بھی ایک آزاد اسلامی ملک ہے۔ مصر اور سوڈان میں دریائے نیل بہتا ہے۔ یہ وہی دریا ہے جس پر حضرت موسیٰؑ نے عصا مارا تھا تو دریا کا پانی پھٹ گیا تھا اور حضرت موسیٰؑ بنی اسرئیل کو لے کر مصر سے نکل گئے تھے۔ اسلامی تاریخ میں اس کا ذکر بار بار آتا ہے۔

مصر کے مغرب میں لیبیا ہے جہاں سنوسی عربوں کی حکومت ہے۔ لیبیا سے مغرب سمت میں تیونس ہے۔ یہ بڑا زرخیز علاقہ ہے اور اب وہاں بھی ایک آزاد اسلامی حکومت قائم ہے۔ تیونس کے مغرب میں الجزائر ہے جو اپنی پیداوار اور معدنیات کے لیے مشہور ہے۔ الجزائر کے مغرب میں مراکش ہے جہاں ایک آزاد مسلمان سلطان کی حکومت ہے۔ مراکش سے ہی مسلمانوں نے پہلی بار یورپ پر حملہ کیا تھا اور اسپین پر قبضہ کر لیا تھا جہاں صدیوں تک مسلمان حکومت

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

کرتے رہے۔ شمالی افریقہ کی طرح مغربی اور وسطی افریقہ کے علاقوں میں بھی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ مگربی افریقہ میں نائجیریا اور گنی کی آزاد حکومتیں قائم ہیں۔ صحارا مالی اور کانگو کے علاقوں مین بھی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ مشرقی افریقہ میں زنجبار کی مسلم ریاست قدیم تھی، اب ٹانگانیکا اور زنجبار ملا کر ٹانزنیہ ایک ملک ہو گیا ہے۔ یہاں شیعہ آبادی کافی تھی، دو مساجد اور کئی امام باڑے تھے۔ اب شیعہ اکثریت ہجرت کر کے دارالسلام اور ممباسہ میں آگئی ہے۔ ٹانزانیہ میں بھی مسلم اکثریت ہے اور اس ملک میں جگہ جگہ شیعہ اثناعشری بھی موجود ہیں۔ ٹانزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام میں بھی بہت بڑی شیعہ مسجد اور امام بارہ ہے اور آٹھ دس ہزار شیعہ آباد ہیں۔ ٹانزانیہ کے دوسرے تمام بڑے شہروں عروشہ موشی، ظانغا، موانزہ اور سونگیا، لینڈی، بکوباو غیرہ میں بھی مساجد اور امام باڑے موجود ہیں اور ان میں جماعت اور مجالس د محافل کے پروگرام بڑے زور و شور سے ہوتے ہیں۔ کینیا میں نیروبی اور ممباہے۔ یوگنڈا میں اب شیعہ اقلیت میں رہ گئے ہیں۔ افریقہ میں اسلامی اثرات کی نمایاں نشانی عربی زبان ہے۔ شمالی افریقہ کی عام زبان عربی ہے اور مشرقی افریقہ کی سواحلی زبان میں بے شمار عربی الفاظ موجود ہیں۔ مشرقی افریقہ میں شیعہ آبادی صمالیہ، ٹانزانیہ، کینیا، یوگنڈا، کانگو، مڈاگاسکر میں پائی جاتی ہے۔

آپ کی شادی

جناب فضہ جب حضرت فاطمہ زہراؑ کی خدمت میں آئی تھیں تو غیر شادی شدہ تھیں۔ انھوں نے شاہی ٹھاٹ باٹھ کو خیر باد کہہ کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی خدمت کو اپنا فریضہ بنالیا تھا۔ وہ پاکیزہ دل خاتون تھیں اور پاک گھرانے کی خدمت کو دنیا و آخرت کی عزت سمجھتی تھیں۔ حضرت فاطمہؑ جب تک زندہ رہیں انھوں نے اپنی شادی نہیں کی البتہ ان کی وفات کے بعد حضرت علیؑ کے اصرار پر ضامندی ظاہر کی۔ چنانچہ ان کی تزویج کر دی گئی۔ حضرت امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کانت لفاطمۃ الزہراءؑ جاریۃ یقال لھا فضہ فصارت بعدھا لعلی جزوجھا من ابی ثعلبہ فتزوجھا من بعدہ ابو سلیک الغطفانی حضرت فاطمہ زہراؑ کی ایک کنیز تھیں جن کو فضہ کہتے تھے جب بی بی فاطمہؑ کا انتقال ہو گیا تو ہو حضرت علیؑ

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

کی خدمت گزاری کرنے لگیں حضرت علیؑ نے ان کی شادی ابو ثعلبہ حبشی سے کر دی جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر ابو ثعلبہ کا انتقال ہو گیا اس کے بعد حضرت علیؑ نے ان کا عقد ابو سلیک غطفانی سے کر دیا تھا۔

(انوار علویہ ص ۵۹)

آپ کا خدمت پیغمبر ﷺ میں آنا

افسوس ہے کہ آپ کے تفصیلی حالات دستیاب نہ ہو سکے اور آپ کے بارے میں صحیح طور پر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کب اور کیسے خدمت پیغمبرؐ میں آئیں۔ مختلف روایات ہیں۔ بعض مورخین کہتے ہیں کہ شاہ حبش نے آنحضرتؐ کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ زر خرید تھیں اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ قید ہو کر آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچیں مگر یہ قول قابل قبول اس لیے نہیں ہے کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں عرب کے باہر کوئی جنگ نہیں ہوئی جہاں سے اسیر لائے جاتے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ آپ یہودان عرب میں سے کسی کی کنیز ہوں اور وہاں سے اسیر ہو کر آنحضرتؐ کی خدمت میں لائی گئی ہوں۔ زیادہ قرین قیاس یہی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ اپنی بیٹی جناب فاطمہ زہراؑ کے لیے خریدا ہو ورنہ کہیں نہ کہیں آنحضرتؐ کا فضہ کو اپنے حصہ میں لے کر فاطمہ زہراؑ کو دینے کا تذکرہ موجود ہوتا۔ بہر حال کوئی صورت بھی ہو جنگ خیبر کے بعد آپ رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔

خدمت جانب فاطمہ زہراؑ

اس کے بعد آنحضرتؐ نے اپنی بیٹی فاطمہؑ کو عطا فرما دیا مگر اس کے ساتھ ہی تاکید کر دی کہ ایک دن فضہ سے کام لینا اور دوسرے دن خود کرنا اور دکھ درد میں اس سے پوری ہمدردی کا برتاؤ کرنا۔ دختر رسولؐ نے پوری زندگی اس نصیحت پر عمل کیا اور فضہ اور اپنے درمیان کام کرنے کے دن مقرر کر لیے۔ ایک دفعہ در کائنات خانہ سیدہ میں تشریف لے آئے، دیکھا سیدہؑ گود میں بچے کو لیے ہوئے چکی پیس رہی ہیں۔ فرمایا بیٹی ایک کام فضہ کے حوالے کر دو، عرض کی باباجان! آج فضہ کی باری کا دن نہیں ہے۔

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

دختر رسولؐ فاطمہ زہراؑ اپنے گھر کے تمام کام خود انجام دیتی تھیں۔ سینے پر پانی کی مشک اٹھاتے اٹھاتے گٹھل بن گیا تھا اور ہاتھوں میں چکی پیستے پیستے چھالے پڑ گئے تھے۔ خود ہی چولھے میں آگ روشن فرماتی تھیں یہاں تک کہ آپ کے کپڑے دھوئیں سے سیاہ ہو جاتے تھے۔ خود ہی اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتی تھیں یہاں تک کہ آپ کے کپڑے گرد آلود ہو جاتے تھے۔ یہ دیکھ کر ان کے شوہر نامدار حضرت علیؑ نے آپ سے فرمایا، کیا اچھا ہو تا کہ آپ اپنے والد ماجد سے ایک خادمہ طلب فرمالیتیں اس لیے کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ بڑی مشقت اٹھا رہی ہیں۔ آپ آنحضرتؐ کی خدمت میں تشریف لائیں، وہاں بہت مجمع تھا، حیا کے مارے بغیر کچھ کہے واپس چلی آئیں۔ ان کے واپس چلے آنے کے بعد آنحضرتؐ کو معلوم ہوا کہ فاطمہؑ کسی حاجت کے لیے میرے پاس آئی تھیں۔ حضرت علیؑ نے پورا واقعہ بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میں تم دونوں کو ایسی چیز بتادوں جو خادمہ سے بہت بہتر ہے۔ جب تم دونوں سونے لگو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد اللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ جناب فاطمہؑ نے تین بار فرمایا میں راضی ہوئی اور اس کے رسولؐ سے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں ہم نے جب سے اس تسبیح کو پایا کبھی ترک نہیں کیا۔ (اصابہ ج ۷ ص ۱۵۹)

یہ وہی تسبیح ہے جو آج تسبیح فاطمہ زہراؑ کے نام سے مشہور ہے۔

سورہ ہل اتیٰ میں آپ کی شمولیت

ایک مرتبہ فرزندان رسولؐ حسنینؑ ایسے بیمار ہوئے کہ روز بروز ناتوانی بڑھنے لگی۔ آنحضرتؐ خانہ جناب سیدہؑ میں تشریف لائے اور تین روزے رکھنے کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ علیؑ و فاطمہؑ اور بچوں نے تین روز کے روزے مان لیے تو جناب فضہ جن کو شاہزادوں سے وہی محبت تھی جو ایک شفیق ماں کو ہوتی ہے، انھوں نے بھی اس نذر میں شرکت فرمائی۔ جب ایفائے نذر کا وقت آیا امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ تین صاع جو ایک یہودی سے اجرت پر لے کر آئے اور کتائی کے لیے اون بھی۔ جناب سیدہؑ نے اون کے تین حصے کیے۔ ایک حصہ اون کا کات لیا تب اس کی اجرت کے ایک تہائی جو چکی میں اپنے ہاتھ سے پیسے، آٹا گوندھا اور پانچ روٹیاں پکائیں اور افطار کا وقت آیا تو پانچوں حضرات اپنی اپنی روٹیاں کھانے کے لیے بیٹھے تھے ہ ایک سائل نے دروازے سے پکار اے اہل بیتؑ رسالت! میں

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلاؤ، خدا تمھیں جنت کے خوان عطا فرمائے گا۔ یہ سن کر سب نے اپنے اپنے آگے سے روٹیاں اٹھا کر سائل کو دے دیں۔ جناب فضہ نے بھی جو اہل بیتؑ کی محبت کی برکت سے معرفت الٰہی کے بہترین مدارج پر فائز تھیں اپنی روٹی سائل کو دینے کے لیے امیر المومنینؑ کے سپرد کر دی اور سب نے پانی سے روزہ افطار کیا۔ پھر دوسرے دن بغیر کچھ کھائے ہوئے روزہ رکھا گیا اور روٹیاں تیار کی گئیں اور جن کھانے کا وقت آیا سائل نے آکر دروازے سے آواز دی میں بھوکہ ہوں اور پھر پانچوں افراد نے اپنی اپنی روٹیاں اٹھا کر سائل کو کے دیں۔ اسی طرح تیسرا روزہ بھی صرف پانی سے رکھا گیا اور جب افطار کا وقت آیا تو پھر سائل آگیا۔ اس طرح متواتر اہل بیتؑ رسالت نے بغیر کچھ کھائے ہوئے صرف پانی سے روزے رکھے اور اپنی روٹیاں اٹھا کر سائل کو دے دیں۔ اور تینوں دن جناب فضہ بھی اہل بیتؑ کی اس عبادت و سخاوت میں شریک رہیں۔ اسی لیے اللہ نے جب حضرت علیؑ و فاطمہؑ اور ان دونوں فرزندوں کی شان میں اس عبادت د سخاوت پر سورہ ہل اتی نازل فرمایا تو اس میں کنیزی کا لحاظ اٹھا کر خدا نے جناب فضہ کو بھی برابر کی جزا دی۔ (اصابہ ج ۸ ص ۱۶۷)

اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ تینوں دن جناب فاطمہ زہراؑ نے آٹا پیسا اور روٹیاں پکائیں۔ آپ کو یہ گوارا نہ ہوا کہ جس فضہ نے ان کے فرزندوں کی صیحت یابی پر روزہ رکھا ہے ان سے اس حالت میں کام لیا جائے۔ (اسد الغابہ ض ۵ ص ۵۳۱)

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں یعنی علیا و فاطمۃ والحسن والحسین و جاریتھم فضۃ اس آیت یوفون بالنذر میں جناب امیر، جناب فاطمہؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ اور کن کی کنیز فضہ مراد لیا ہے۔ (تفسیر برہان ج ۴ ص ۱۱۶)

آپ کا علم و ہنر

مورخین کا بیان ہے کہ جناب فضہ فن کیمیا گری میں ماہر تھیں۔ علامہ رجب علی برسی کتاب مشارق الانوار میں لکھتے ہیں کہ آپ جناب فاطمہ زہراؑ کے خانہ اقدس میں آئیں اور ان کی ظاہری غربت اور فلاس کو دیکھا تو اکسیر کا ذخیرہ نکالا اور تانبے کے ٹکڑے پر اس اکسیر کو استعمال کیا جس سے تانبا بہترین سونا بن گیا اور جناب فضہ اس کو لے کر حضرت

امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ اے فضہ ! تم نے بہترین سونا بنایا ہے لیکن اگر تم تانبے کو بھی پگھلا دیتیں تو اس سے زیادہ بہتر سونا بن جاتا۔ فضہ نے ازروئے تعجب کہا کہ مولا! آپ اس فن سے بھی واقف ہیں؟ آپ نے امام حسینؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم تو ہمارا یہ بچہ بھی جانتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اے فضہ ! ہم تمام علوم سے واقف ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اشارہ فرمایا اور زمین کا ٹکڑا بہترین سونے اور جواہر میں تبدیل ہو گیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا یا فضہ ما لهذ اخلقنا اے فضہ ! ہم اس کے لیے نہیں پیدا کیے گیے۔ (ازار علویہ و دمعہ ساکبہ ص ۱۳۰)

مطلب یہ تھا کہ ہم زر و جواہر اور مال و دولت کے لیے نہیں پیدا کیے گئے۔ ہماری غرض خلقت تبلیغ دین اور فروغ انسانیت ہے۔ علامہ شیخ جعفر نزاری تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب فضہ کا عمر بن خطاب سے کسی مسئلہ فقہ میں اختلاف ہو گیا اور فضہ نے اپنی علمی قوت سے انھیں شکست دے دی تو انھوں نے ازروئے تعجب کہا شعرة من ال ابي طالب افقه من جميع ال كطاب آل ابي طالبآ کا یک معمولی بال بھی تمام آل خطاب سے فقہ جاننے والا ہے۔ (انوار علویہ ص ۵۸)

آپ کا علم قرآن

چونکہ قرآن اہل بیتؑ کے ساتھ تھا اور اہل بیتؑ قرآن کے ساتھ اس لیے اس گھر میں ہر وقت یہی چرچا اور تذکرہ رہتا تھا۔ فضہ ہر وقت خدمت میں رہتی تھیں۔ صحبت محمدؐ و آل محمدؑ کی برکت نے ان کو علم قرآن و حدیث کی بڑی عالمہ بنا دیا تھا بلکہ قرآن تو ان کے رگ و پے میں سرایت کر گیا تھا۔ انھوں نے اس خوف سے کہ کوئی جھوٹی بات زبان سے نہ نکل جائے بولنا بہت کم کر دیا تھا اور جو کچھ بولتی تھیں وہ قرآن کی آیات ہوتی تھیں۔ جو مطلب کسی پر ظاہر کرنا ہوتا تھا اسی مضمون یا اس سے ملتی جلتی کوئی آیت قرآن پڑھ دیتی تھیں اور لوگ آپ کا مطلب سمجھ لیتے تھے۔ بیس سال اسی طرح بولتی رہیں اس بنا پر ان کا نام متکلمہ بالقرآن ہو گیا تھا (یعنی قرآن سے کلام کرنے والی)۔

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

ابو القاسم قشیری نے اپنی کتاب میں ایک شخص کی زبانی یہ واقعہ نقل کیا ہے اس کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ صحرا میں اپنے قافلے سے بچھڑ گیا۔ وہاں میں نے ایک بہت ہی سن رسیدہ خاتون کو پایا تو میں نے ان سے دریافت کیا آپ کون ہیں؟ انھوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی قل‌قل سلام فسوف یعلمون سلام کہہ پس انھیں معلوم ہو جائے گا۔ (سورہ الزخرف آیت ۸۹) میں اپنی اس بے ادبی اور کوتاہی پر نادم ہوا اور فوراً سلام کیا اور دریافت کیا آپ یہاں کیسے آ گئیں؟ انھوں نے جواب میں پھر قرآن کی آیت پڑھی من یھدی اللہ فمالہ من مضل (سورہ زمر آیت ۲۷) جس کی ہدایت اللہ کرے اس کو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں سمجھ گیا کہ راستہ بھول گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ جنوں میں میں سے ہیں یا انسانوں میں سے؟ انھوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی یا نبی ادم خذوا زینتکم اے نبی آدم اپنے آپ کو سجائے رکھا کرو۔ (سورۃ الاعراف ۳۱)

میں سمجھ گیا کہ انسان ہیں جن نہیں ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کہاں سے تشریف لا رہی ہیں؟ انھوں نے یہ آیت پڑھی ینا دون من مکان بعید (حٰم سجدہ آیت ۴۴)

وہ دور دراز مقام سے پکارے جاتے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ دور دراز مقام سے آ رہی ہیں۔ میں نے عرض کیا معظمہ! کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی و للہ علی الناس حج النیت (سورہ آل عمران آیت ۹۱) میں سمجھ گیا کہ آپ حج کے لیے تشریف لے جا رہی ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کتنے دن سے سفر میں ہیں؟ انھوں نے یہ آیت پڑھی ولقد خلقنا السموت ؤالارض وما بینھما فی ستہ ایام (سورہ ق آیت ۳۸) اور بہ تحقیق ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ دونوں کے مابین ہے اس کو چھ دن میں پیدا کیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ چھ دن سے سفر ہیں۔ میں نے پھر پوچھا کیا آپ کچھ کھائیں گی؟ انھوں نے فوراً ہی یہ آیت پڑھی و ما جعلنا ھم جسد الایا کلون الطعام (سورۃ الانبیاء آیت ۸) اور ہم نے ان کے اجسام ایسے نہیں بنائے کہ وہ کھانا نہ کھا سکیں۔ میں نے انھیں کھانا کھلایا پھر اونٹ پر بیٹھ کر چلنے لگا، وہ پاپیادہ تھیں، میں نے کہا اب آپ ذرا تیز قدموں سے چلیں۔ انھوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی لا یکلف اللہ نفسا الاوسعھا (البقرہ آیت ۲۸۶) اللہ نے ہر نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دی ہے۔ میں سمجھ گیا کہ تیز نہیں چل سکتیں۔ میں نے عرض کیا کیا آپ میرے ساتھ اونٹ پر بیٹھ کر سفر کریں گی؟ انھوں نے جواب مَیں یہ آیت پڑھی لو کان فیھما الھہ الااللہ لفسدتنا (سورہ

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

لانبیاء)اگر ان دونوں (زمین و آسمان) دو خدا ہوتے تو یہ دونوں فاسد ہو جاتے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ کو میرے ساتھ بیٹھنے میں عذر ہے لہذا میں سواری سے اتر گیا اور انھیں سواری پر بٹھا دیا۔ جب وہ سواری پر بیٹھ گئیں تو یہ آیت پڑھی سبحان الذی سخر لناھذا (سورہ زخرف آیت ۱۲) پاک ہے ہو ذات جس نے یہ سواری ہمارے لیے مسخر کی ہے۔

میں نے دیکھا اب وہ مطمئن ہیں۔ جب ہم قافلے کے قریب پہنچے تو میں نے پوچھا کیا اس قافلے میں آپ کا کوئی واقف کار ہے؟ جواب میں انھوں نے یہ آیت پڑھی یا داؤد انا جعلنک خلیفه فی الارض۔ و ما محمد الا رسول۔ یا یحیی خذ الکتاب۔ یا موسیٰ انی انا اللہ۔ (سورہ ص آیت ۲۵، سورہ آل عمران آیت ۱۳۸، سورہ مریم آیت ۱۳، سورہ طہ آیت ۱۱۔۱۲)

راوی کا بیان ہے میں نے قافلے میں پہنچ کر آواز دی اے داؤد، اے محمد، اے یحیٰ اے موسیٰ! میری آواز سن کر چار نوجوان سامنے آ گئے۔ میں نے ان معظمہ سے پوچھا یہ چاروں جوان آپ کے کون ہیں؟ انھوں نے یہ آیت پڑھی المال و البنون زینه الحیوة الدنیا (سورہ کہف آیت ٦۴) مال و اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ یہ سب ان کے لڑکے ہیں۔ اس کے بعد ان معظمہ نے یہ آیت پڑھی یاابت استاجره ان خیر من استا جرت القوی الامین (سورہ القصص آیت ۲٦) اے بابا ان کو اجرت پر رکھ لیجئے اس لیے کہ آپ جس کو اجرت پر رکھیں گے وہ طاقت و امانت میں بہتر ہو گا میں سمجھ گیا کہ یہ میری سواری کا کرایہ اور اجرت دلانا چاہتی ہیں یہ سن کر ان لڑکوں نے مجھے کچھ مال دیا اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی و اللہ یضا عف لمن یشاء اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے (البقرہ آیت ۲٦۱)

یہ سن کی ان کے لڑکوں نے مجھے کچھ مال دیا میں نے ان جوان لڑکوں سے پوچھا یہ معظمہ آپ کی کون ہیں؟ انھوں نے بیس سال سے سوائے آیات قرآنی کے ایک لفظ اپنے مجھ سے ادا نہیں کیا۔

(مناقب ابن شہر آشوب ترجمہ بحار الانوار جلد ۳ ص ۱۱۳)

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

آپ کے کرامات

جناب فضہ بظاہر کنیز تھیں لیکن وہ محمدؐ و آل محمدؑ نگاہ میں بڑی ممتاز خاتون تھیں اور ان کی نگاہ کرم کی وجہ سے اللہ کے نزدیک ان کا بڑا مقام تھا۔ وہ مستجاب الدعوات تھیں اور صاحب کرامات۔

(۱) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ماہ رمضان کی ایک شب جناب امیر المومنینؑ نے رسول خداؐ کو مدعو کیا۔ آنحضرتؐ دعوت قبول کرلی اور خانہ امیر المومنینؑ میں روزہ افطار کیا۔ اگلے دن حضرت فاطمہ زہراؑ نے دعوت دی اور آپ نے قبول فرما کر روزہ افطار فرمایا۔ پھر امام حسنؑ دعوت دی اس کے بعد امام حسینؑ درخواست کی آپ نے ان شہزادوں کی دعوت قبول فرما کر روزہ ان کے گھر افطار کیا۔ یہ دیکھ کر جناب فضہ نے بھی آنحضرتؐ کو اگلے روز روزہ افطار کرنے کی دعوت دے دی۔ جب نماز مغربین کے بعد آنحضرتؐ اپنے گھر ہو کر جناب فضہ کے یہاں جانے کا ارادہ کیا تو جبرئیل نے آکر کہا یا رسول اللہؐ! آپ سب جناب فضہ کے مکان پر تشریف لے جائیں، یہ رب جلیل کا حکم ہے کیونکہ فضہ دروازۂ سیدہ پر آپ کی منتظر ہے۔ چنانچہ آپ سیدھے جناب فضہ کے مکان پر تشریف لائے۔ اہل بیت طاہرینؑ نے تعظیم کی اور آداب و سلام بجالائے۔ حضرت نے فرمایا کہ میں آج فضہ کا مہمان ہوں۔ یہ سن کر امیر المومنینؑ نے فضہ سے فرمایا کہ تم نے ہمیں کیوں نہیں بتایا کہ حضورؐ کو دعوت دی ہے۔ ہمیں بتا دیا ہوتا تو ہم کھانے کا انتظام کرتے اور تمہاری مدد کرتے۔ فضہ نے عرض کی مولا! میں آپ کی کنیز ہوں، آپ اطمینان رکھیں، سب انتظام ہو جائے گا۔ اس کے بعد آپ اندر گئیں مصلی بچھا کر دو رکعت نماز ادا کی اور بارگاہ خداوندی میں دعا کی، مالک! اپنے حبیب کی دعوت کا انتظام فرما۔ دعا قبول ہوئی اور مائدۂ آسمانی نازل ہوا۔ وہ اسے لے کر باہر آئیں اور سب نے طعام جنت تناول فرمایا۔ حضرت نے کھانے کے بعد ارشاد فرمایا الحمد اللہ! کہ خدا نے مریم بنت عمران کی طرح میری بیٹی کی کنیز بھی جنت سے طعام منگانے کا شرف بخشا ہے۔ (مصابیح القلوب و ریاض القدس ج۳ ص ۲۶۱ طبع ایران)

(۲) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب فضہ اپنی باری کے دن کاروبار کے سلسلہ میں کچھ لکڑیاں اٹھا کر لانا چاہتی تھیں۔ زیادہ وزنی ہونے کے باعث آپ سے اٹھ نہیں رہی تھیں۔ انھوں نے فوراً وہ دعا پڑھی جو رسول خداؐ نے آپ کو تعلیم فرمائی

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

بھی جس کی ابتدا یہ ہے یا احد لیس کمثلہ شیئ اس دعا کا پڑھنا تھا کہ ایک عرابی ظاہر ہوا اور اس نے ایند ھن اٹھا کر سیدہؑ کے دروازے پر لا کر رکھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ملک تھا۔(معالی السبطین ج ۲ ص ۱۳۶)

(۳) کتب مقاتل میں ہے کہ شہادت امام حسینؑ کے بعد جب ان کی لاش اقدس پر گھوڑے دوڑائے جانے کا بندوبست کیا گیا تو حکم جناب زینبؑ کے مطابق فضہ نے (ابوالحارث) نامی شیر کو آواز دی تھی اور اس نے بر آمد ہو کر نعش مبارک کی حفاظت کی تھی۔ (سفینۃ البحار ج ۲ ص ۳۶۵)

(۴) ریاض القدس میں ہے کہ جب شام غریباں آئی تو جناب فضہ نے بچوں کو پیاس سے تڑپتا دیکھا تو خیال ہوا کہ کہیں اولاد رسولؐ پیاس سے ہلاک نہ ہو جائے، آپ ایک مقام پر گیئں خدمت رسولؐ کا واسطہ دے کر بارگاہ اقدس میں مناجات کی آپ کی دعا قبول ہوئی اور ایک پانی کا ڈول آسمان سے نازل ہوا۔ آپ اسے لیے کر بیمار امام کی خدمت میں آئیں پانی دیکھ سید سجادؑ کو غش آ گیا پھر جناب زینبؑ کی خدمت میں وہ پانی لے کر آئیں اور بچوں کو پلانے کی درخواست کی۔

مصائب جناب سیدہؑ پر آپ کا کردار

تاریخ شاہد ہے کہ عمر نے فاطمہؑ کے گھر میں بعد پیغمبرؐ آگ لگانے کی دھمکی دی اور دارواز ہ گرا دیا جس سے ان کے بطن مبارک میں جناب محسن شہید گئے تھے۔ علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ جب بی بی سیدہؑ کے پہلو پر دروازہ گرا اور بنت رسولؐ زخمی ہو کر زمین پر گریں تو بے اختیار زبان سے یہ جملے نکلے تھے یا رسول اللہ ھکذا یفعل بحبتک وابنتک، یا فضہ جخذینی و علی ظھرک مسندینی فقل واللہ قتل مافی احشائی اے رسول خداؐ! آپ کی پیاری بیٹی سے یہ سلوک کیا جا رہا ہے، اے فضہ! ذرا مجھ کو سنبھالو اور میری پشت کی طرف سے مجھے سہارا دو، خدا کی قسم میرے بطن میں میرا بچہ (محسن) شہید ہو گیا ہے۔

(بحار الانوار ج ۸ طبع ایران)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جب عمر بن خطاب کی ضرب سے زخمی ہو کر فاطمہؑ بنت رسولؐ ہو گئیں اور انھوں نے سمجھ لیا کہ میں اب نہ بچوں گی تو مجھے چند وصیتیں کیں ان میں سے ایک وصیت یہ تھی کہ میرے غسل و کفن میں تمہارے اور حسنؑ و حسینؑ اور زینبؑ و ام کلثومؑ اور فضہؓ و اسماء بنت عمیس کے علاوہ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (معانی السبطین ج ۲ ص ۱۳۶)

جناب سیدہؑ نے جہاں مجھ سے اور بہت سے عہد لیے ان میں سے ایک یہ تھا کہ میری وفات کے بعد مردوں میں عبد اللہ بن عباس، سلمان فارسی، عمار یاسر، مقداد بن اسود، ابوذر غفاری، حذیفہ یمانی اور عورتوں میں ام سلمہ، ام ایمان اور فضہ کے علاوہ کسی شریک نہ کیا جائے۔ ایک روایت میں فضل، اور ابن مسعود کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ حضرت علیؑ نے ایسا ہی کیا۔ (سفینتہ البحار ج ۲)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جب فاطمہؑ بنت رسولؐ کا انتقال ہو گیا اور انھیں کفن پہنایا جا چکا تو میں نے چہرہ سیدہؑ کو بند کرتے ہوئے جہاں زینبؑ و ام کلثومؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو آواز دی تھی وہاں فضہ بھی پکارا تھا کہ ھلموا تزوروا امکم آؤ اور اپنی ماں کا آخری دیدار کر لو۔ (سفینتہ البحار ج ۲ ص ۳۶۵)

وفات جناب سیدہؑ کے بعد آپ کی زندگی

شہادت جناب فاطمہؑ زہرا کے بعد فضہ اسی گھر میں رہیں اور ان کے بعد حضرت زینبؑ و ام کلثومؑ کی خدمت کو اپنا فریضہ قرار دے لیا تھا۔ علامہ مہدی جائری لکھتے ہیں لما ماتت فاطمہؑ انضمت الی زینبؑ و کانت تخدمها فی بیتها وتارۃ فی بیت الحسنؑ وتارۃ فی بیت الحسینؑ فلما خرجت عقیلة القریش مع الخیها الحسین من المدینه الی العراق کرجت فضة معها حتی اتت کربلا

حضرت فاطمہ زہراؑ کی وفات کے بعد جناب فضہ حضرت زینبؑ کی کنیزی میں آ گئیں اور ان کے خانہ اقدس میں خدمت کے فرائض انجام دینے لگیں اور بعض اوقات امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے گھر میں بھی خدمت کے فرائض

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

انجام دیتی تھیں۔ پھر عقیلتہ القریش حضرت زینبؑ اپنے بھائی امام حسینؑ کے ساتھ مدینہ سے عراق کی طرف روانہ ہو ئیں تو جناب فضہ ان کے ہمراہ چلیں اور کربلا کے میدان میں آئیں۔ (چودہ ستارے)

وفات جناب سیدہؑ کے بعد ورقہ بن عبد اللہ ازدی نے حج کے موقع پر محمدؐ و آل محمدؑ کی مدح سرائی کرتے سنا، لوگوں سے معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ یہ فضہ ہیں تو بعد آنحضرت معصومہ کائناتؑ کے رنج و غم کا حال ان سے دریافت کیا۔ اس سوال پر فضہ تڑپ گئیں، آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا اے ورقہ! تو نے میرے دل کی دبی ہوئی آگ کو پھر روشن کر دیا۔ پھر اس طرح بیان کرنے لگیں اے ورقہ! وفات پیغمبرؐ قیامت کا نمونہ تھی۔ صبر قلیل رہ گیا تھا مصائب کثیر تھے، ہر آنکھ رو رہی تھی، ہر دل سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ زن و مرد صغیر و کبیر جزع و فزع کر رہے تھے مگر ان سب سے زیادہ بے تاب میری بی بی فاطمہؑ تھیں۔ ہر لمحہ رنج و غم بڑھ رہا تھا اور ہر لحظ حالت متغیر تھی۔ سات روز جب اسی طرح بسر ہوئے تو آٹھویں دن آپ باپ کی قبر پر آئیں۔ مردراستہ چھوڑ کر الگ جا کھڑے ہوئے۔ عورتوں اور بچوں نے آپ کو حلقہ میں لے لیا۔ قلب مدینہ سے ایک دردناک آواز پیدا ہوئی جو آسمان تک گئی۔ چراغ دانوں پر چراغ گل ہو گیے۔ آپ اس شان سے چلیں کہ دیکھنے والی عورتوں کو گمان ہوا کہ آنحضرتؐ قبر سے باہر آ گئے۔ ایک دہشت عظیم پھیل گئی۔ آپ نے فریاد کی وا ابتاه وا اسفاه وا محمداه وا ابا القاسماه یا ربيع الارامل واليتامىٰ امن القبلة و المصلى و من لابنتك الوالهة الثكلى. آپ کے پائے مبارک لغزش میں تھے اور قبر جس قدر قریب ہوتی جاتی تھی رفتار میں سستی آتی جاتی تھی۔ قبر مطہر پر پہنچ کر آپ ایسا بے قراری سے روئیں کہ غش کھا کر گر پڑیں۔ پانی چھڑک کر ہوش میں لایا گیا آپ نے فرمایا دفعت قوتي وجانتني جلدي و شمت بيعد وى والكبد۔ میری طاقت سلب ہو گئی اور صبر نے ساتھ چھوڑ دیا، میرا دشمن کوش ہوا اور شماتت کرنے لگا۔ بابا! آپ بعد میرا کوئی مونس نہ رہا جس سے دل بہلے یا کوئی میرے آنسو پونچھے۔ آپ کے اٹھ جانے سے سلسلہ وحی منقطع اور ملائکہ کی آمد ورفت مسدود ہو گئی۔ دنیا کا رنگ بدل گیا، کھلے ہوئے دروازے بند ہو گئے۔ اب میں دنیا سے بیزار اور آپ پر رونے کے لیے تیار ہوں۔ آپ سے ملنے کا شوق زیادہ اور رنج و غم افزوں ہے۔ پھر فاطمہؑ نے ایک آہ کی۔ قریب تھا کہ روح جسم سے مفارقت کر جائے۔ اے ورقہ! سیدہؑ عالم کی ان کے باپ کے غم میں یہ حالت تھی۔ (ناسخ التواریخ جلد ۴ ص ۱۴۰)

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

واقعہ کربلا میں آپ کی شرکت

جناب فضہ وہ مقدس خاتون ہیں جنھوں نے محمدؐ و آل محمدؑ کی کنیزی کو اپنی دنیا و آخرت کی کامیابی سمجھ لیا تھا۔ انھوں نے اس کنیزی میں وہ رنگ بھرا کہ قیامت تک ان کا نام محمدؐ و آل محمدؑ کے تذکروں میں مہتاب کی طرح چمکتا رہے گا۔ جب وقت پیغمبرؐ کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا اے فضہ ! میں تم سے بہت خوش جا رہا ہوں، اگر کوئی تمنا ہو تو مجھ سے بیان کرو۔ جناب فضہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ ! میں کنیزیٔ بتولؑ سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ سمجھتی، اب کس نعمت کا سوال کروں۔ حضورؐ پرنور نے فرمایا فضہ ! تیری تین دعائیں قبول ہیں جو دل چاہے مانگ لے، اللہ تیری تین دعائیں قبول فرمائے گا۔ فضہ نے دست بستہ عرض کی یا رسول اللہؐ اگر میری تین دعائیں قبول ہیں تو ایک دعا تو میں یہ مانگتی ہوں کہ میں امام حسینؑ اور بی بی زینبؑ کو اکثر دیکھتی ہوں کہ دونوں بھائی بہن بیٹھ کہ مشورہ کرتے ہیں کہ ہم کربلا جائیں گے اور بیٹوں کا خون دے کر اسلام کی نصرت کریں گے۔ زینبؑ تم چادر دینا اور میں سر دوں گا۔ یا رسول اللہؐ ! جب یہ دونوں بھائی بہن کربلا جائیں تو میں بھی اس وقت تک زندہ رہوں۔ دوسری دعا یہ ہے کہ امام حسینؑ مجھے ساتھ بھی لے جائیں۔ تیسری دعا یہ ہے کہ اس وقت تک خدا میرے جسم میں اتنی طاقت و قوت باقی رکھے کہ میں امام حسینؑ اور جناب زینبؑ کی خدمت کر سکوں۔ پیغمبرؐ اسلام یہ سن کر آبدیدہ ہوئے اور فرمایا فضہ ! تیری یہ تینوں دعائیں بارگاہ خداوندی میں قبول ہیں۔

کسی شخص نے جناب فضہ پر اعتراض کیا کہ اے فضہ ! تجھے مانگنے کا طریقہ نہیں آتا۔ اگر رسولؐ مجھ سے فرماتے کہ تین دعائیں مانگ تو میں وہ سب کچھ مانگتا کہ دنیا قیامت تک میری تعریف کرتی۔ فضہ نے پوچھا آپ کیا مانگتے جواب دیا کہ میں ایک تو قیامت تک کی زندگی مانگتا، دوسرے قیامت تک بادشاہی مانگتا اور تیسرے مرنے کے بعد جنت مانگتا۔ گویا دنیا بھی اور آخرت بھی۔ فضہ نے جو جواب دیا اس کہ کسی شاعر نے ان الفاظ میں کیا خوب بیان کیا ہے۔

بلبل کو گل پسند گلوں کو ہوا پسند ہم تو ترابیوں کو ہے خاک شفا پسند
یہ اپنی اپنی طبع ہے اے ساکنان خلد تم کو ارم پسند ہمیں کربلا پسند

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

جناب فضہ نے محبت اہل بیتؑ میں بڑی مصیبتیں اٹھائیں لیکن زندگی کے آخری لمحات تک ان کا دامن نہ چھوڑا۔ کربلا میں امام حسینؑ کے ساتھ تھیں۔ مدینہ سے کربلا تک سفر کی صعوبتوں اور کربلا کے مصائب و آلام میں شریک رہیں اور خاندان نبوت کی خدمت کرتی رہیں۔ جناب زینبؑ کو ہر حیثیت سے اپنی شاہزادی کا قائم مقام سمجھتی تھیں اور ان کا اسی طرح احترام کرتی تھیں۔ امام حسینؑ اور جناب زینبؑ بھی آپ کا احترام کرتے تھے۔ چنانچہ جب امام مظلومؑ روز عاشور آخری رخصت کے لیے درخیمہ پر آئے ہیں تو اپنی بہن زینبؑ و ام کلثوم اور صاجزادی فاطمہؑ اور سکینہؑ کے ساتھ جناب فضہ کو بھی سلام کیا ہے۔

۱۱ محرم الحرام کو جن اہل بیتؑ کی روانگی کا وقت آیا تو جناب زینبؑ نے تمام عورتوں اور بچوں کو سوار کرادیا لیکن جناب زینبؑ کو سوار کرانے والا کوئی نہیں تھا، راوی کہتا ہے کہ اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کی سن رسیدہ کنیز آگے بڑھی اور اس نے سوار کرایا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ عورت کون ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ فضہ ہیں جو فاطمہ زہراؑ کی کنیز ہیں۔ (معالی السبطین ج ۲ ص ۵۴ ماخوذ از چودہ ستارے)

کربلا کے بعد بھی وہ تمام مرحلوں میں جناب زینبؑ و ام کلثومؑ کے ساتھ تھیں۔ جب یزید نے اہل حرم کو اپنے دربار میں بلایا تو مخدرات عصمت اس طرح بھرے دربار میں داخل ہوئیں کہ ان کے بازوؤں میں رسی بندھی ہوئی تھی اور سب برہنہ سر تھیں۔ جناب زینبؑ کے سامنے جناب فضہ کھڑی تھیں۔ یزید نے چاہا کہ ان کو ہٹا کر آپ سے باتیں کرے۔ جناب فضہ کسی صورت سے ہٹنے کے لیے تیار نہ ہوئیں۔ یزید نے حکم دیا کہ اس حبشی کنیز کو تازیانے مار کر ہٹادو۔ اس وقت یزید کی پشت پر کچھ حبشی ننگی تلواریں لیے کھڑے تھے۔ یہ سن کر جناب فضہ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری غیرت کو کیا ہو گیا ہے کہ یزید تمہارے قوم و قبیلہ کی عورت پر ظلم کر رہا ہے اور تم کھڑے دیکھ رہے ہو۔ سنتے ہی ہو غلام یزید کے سامنے آگئے اور کہنے لگے اے یزید! یہ عورت ہمارے قوم و قبیلہ کی ہے، اگر اس کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی تو ہم سے برداشت نہ ہو گا اور یہیں خون کے دریا بہہ جائیں گے۔ جب حبشیوں کی یہ باتیں جناب فضہ نے سنیں تو رو کر کہنے لگیں اے بدبختو! میں تمہاری حمایت سے ذرا خوش نہیں، تم ایک کنیز کا تو اتنا خاتل کر رہے ہو اور میری شہزادی جناب زینبؑ کی بے پردگی کا ذرا خیال نہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ کون زینبؑ ہیں؟ ارے یہ تمہارے نبیؐ کی نواسی ہیں۔ زندان شام میں وہ اہل حرم کے ساتھ تھیں۔ جتنی مصیبتیں خاندان رسولؐ پر نازل ہوئیں فضہ پہلو

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

سے پہلو ملائے رہیں۔ واقعہ کربلا کے بعد وہ پوری زندگی سایہ کی طرح جناب زینبؑ کے ساتھ رہیں اور اپنے مولا امام حسینؑ کی وصیت پر عمل فرماتی رہیں جو رخصت آکر کے وقت آپ نے فضہ سے فرماتی تھی کہ اے فضہ! میری بہن زینبؑ کا خیال رکھنا وہ پر محل پر اس ارشاد امام کی طرف متوجہ رہیں۔ جب آپ قید یزید سے چھوٹ کر مدینہ واپس آئیں تو گوشہ نشین ہو گئیں اور ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ کیا کہنا آپ کی محبت اہل بیتؑ سے محبت کا اور کیا کہنا آپ کے ایمانی مراتب کا۔

وفات

بروایت خلاصتہ المصائب مدینہ سے دوبارہ شام کی جانب جناب زینبؑ کو سفر کرنا پڑا تب بھی آپ شہزادی زینبؑ کے ساتھ تھیں اور جب قریب دمشق جناب زینبؑ کی شہادت واقع ہوئی تو آخری خدمات کا شرف حاصل کر کے قبر کی مجاوری اختیار کی اور اپنی شہزادی کے قدموں۔ میں جان دے دی۔ آپ کی قبر بھی آج زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ آپ کی صحیح تاریخ وفات معلوم نہ ہو سکی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کی قبر بائیں پائے حضرت زینبؑ اسی روضہ میں ہے جس کو آج زینبؑ بنت فاطمہ زہراؑ کا روضہ کہا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ خود جناب زینبؑ کا دوبارہ شام کی طرف جانا ہی ثابت نہیں ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ یہ روضہ بنات طاہرات جناب امیر المومنینؑ سے کسی اور صاحبزادی کا ہو۔ واللہ اعلم بالعواب

خدا ہر ایک اس مرد و عورت کو جو غلام اہل بیتؑ کا دم بھرتا ہے اس کنیز فاطمہ زہراؑ مزار کی زیارت کا شرف بخشے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عمر؛ آپ کی عمر ایک سو بیس سال بتائی جاتی ہے۔

اولاد

ابو القاسم قشیری والے واقعہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ آپ کے چار فرزند تھے جن کے نام داؤد، محمد، یحیٰؑ اور موسیٰ تھے۔ علامہ نجم الحسن کراروی مرحوم نے آپ کی اولاد کے سلسلہ میں ایک لڑکی بھی لکھی ہے جس کا نام مسکہ تھا۔اس لڑکی کی ایک لڑکی تھی جس کا نام شہرت تھا۔شہرت ایک دن حج کو جارہی تھی، راستہ میں اس کی سواری تھک کر بیٹھ گئی۔ اس نے آسمان کی طرف منہ کرکے کہا خدایا تونے مجھے کہیں کا نہ رکھا، اب نہ گھر جاسکتی ہوں نہ مکہ پہنچ سکتی ہوں۔راوی مالک بن دینار کہتا ہے کہ اس کہنے کے فوراً بعد جنگل کے درختوں سے ایک شخص اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے برآمد ہوا اور اسے بٹھا کر مکہ لے گیا۔

(بحار الانوار، سفینتہ البحار ج ۲ ص ۳۲۵، مناقب ج ۲ ص ۳۰، چودہ ستارے)

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)